

آسمانی ادیان میں انتظار فرج کا عقیدہ

<?xml encoding="UTF-8">

تمہید :

دنیا کے تمام آسمانی دینوں میں ایک عظیم مصلح کا انتظار شامل ہے ہر قوم اس کو ایک مخصوص نام سے یاد کرتی ہے۔ اس بناء پر انتظار صرف اسلامی عقیدہ نہیں بلکہ تمام ادیان و مذاہب اپنے عقائد کے اختلاف کے باوجود ، اپنے دلوں میں بسائے ہوئے ہیں ۔ یہ عقیدہ محض ایک تسکین نہیں بلکہ نیکی اور قوت کا سرچشمہ ہے کیونکہ حضرت امام مہدی (عج) کے ظہور پر ظلم اور جور کے خاتمہ پر یقین ہے۔ آپ (عج) کا تصور جہانی ہے اور تاریخی اعتبار سے اسلام سے پہلے سے ہے لیکن اسلام نے اور بالخصوص عالم تشیع نے آپ (عج) کے جو علامتیں و خدوخال متعین کئے ہیں وہ سب سے واضح تر ہیں ۔ شیعہ عقیدہ کے لحاظ سے آپ (عج) جسمانی طور پر زندہ ہیں اور یہی مرکزی خیال غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ کی بنیاد ہے۔ وہ محض ایک اجنبی نجات دہندہ نہیں اور نہ ہی ایک تخیلی ہستی ہیں بلکہ ایک معین فرد ہیں جو ہمارے درمیان ایک حقیقی انسان کی مانند زندگی بسر کر رہے ہیں اور ہماری امیدوں ، خوشیوں اور غموں میں شریک ہوتے ہیں۔ دنیا کے مظالم کو دیکھتے ہیں اور کسی نہ کسی طرح خود بھی متاثر ہوتے ہیں اور اس معینہ وقت کے انتظار میں ہیں جب ان کو ظاہر ہونے کا حکم دیا جائے گا

انتظار فرج کے لغوی معنی :

انتظار لغت میں راستے پر آنکھ لگائے تیاری کرنا اور آئندہ پر ایک بہتر قسم کی امید رکھنا ، کے معنی میں ہے ۔ اس بناء پر انتظار ، اس روحی حالت کو کہا جاتا ہے جو انسان کو موجودہ حال سے نکال کر اچھے اور بہتر حال میں لے جائے ، اپنے سے یاس اور ناامیدی دور کرے ، خوشی اور نجات کی کرن پیدا کرے ، ساتھ ہی اپنے اور دوسروں کے اندر عملی حرکت پیدا کرے۔ پس انتظار صرف ایک اندرونی حالت کا نام نہیں ہے بلکہ اس حالت کا نام ہے جو انسان کو روشن مستقبل کے لئے آمادہ کرتی ہے اس میں حرکت ، نشاط ، شادابی اور خوشحالی ایجاد کرتی ہے ۔ پس جتنا انتظار زیادہ ہوگا اتنا ہی انسان زیادہ مادہ ہوگا ۔

انتظار کے اصطلاحی معنی :

انتظار ، دین کے اصلی اور حقیقی عقائد اور معارف پر اس اعتقاد کا نام ہے ، کہ ایک دن پوری دنیا ، ولایت کی حکومت ، طاقت ، اور قوت کے زیر سایہ آجائے گی اور اس کی عظیم الشان اور نا شناختہ حکومت دنیا کی تمام تر ظالم و جابر طاقتوں اور حکومتوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے گی اور دنیا کی یہ مادی تہذیب و تمدن ولایت الہی کی اس بے پناہ طاقت اور حکومت کے سامنے تاب نہ لاتے ہوئے مصلح جہان کے دائرے میں آجائے گی

حضرت امام مہدی (عج) کا انتظار چونکہ حجت خدا اور پیغمبر اکرم کے حقیقی جانشین کا انتظار ہے لہذا حقیقی انتظار کو مختصر بیان کرتے ہیں۔

حقیقی انتظار :

انتظار کے حقیقی معنی جس کے بارے میں بہت سی احادیث و روایتیں وارد ہوئی ہیں، حقیقی انتظار کرنے والے کو "سچا منتظر" "مجاہد" اور "شہید" کا درجہ دیا گیا ہے۔ انتظار فرج کو افضل ترین عمل اور افضل ترین عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ پیامبر اکرم فرماتے ہیں: (أَفْضَلُ أَعْمَالٍ أُمْتِي أَنْتَظَارُ الْفَرَجِ) ؛ (میری امت کے اعمال میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا عمل انتظار فرج ہے)۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: (أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتَظَارُ الْفَرَجِ)۔

اس بناء پر حقیقی منتظر وہ ہے جو خود کو خداوند متعال کے نیک اور صالح بندوں کی صف میں لانے کی کوشش کرے گا اور زندگی کے ہر پہلو میں دین کے قوانین اور احکام کو جاری کرتے ہوئے صحیح معنوں میں دستورات دین پر عمل پیرا ہوگا، اپنے اور معاشرے کے لوگوں کو بھی امامؑ کے ظہور کے لئے تیار کرے گا۔ حضرت امام صادقؑ ایک روایت میں فرماتے ہیں: جو شخص یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ حضرت امام مہدی (عج) کے محبوں میں سے ہو اُسے چاہئے کہ وہ ظہور حضرت امام مہدی (عج) کا منتظر رہے اور انتظار کے ساتھ اپنے آپ کو تقویٰ اور نیک اخلاق سے آراستہ و مزین کرے۔

فلسفہ انتظار :

اسلامی معاشرہ بالخصوص مذہب تشیع میں انتظار کا عقیدہ ضروریات دین اور قطعی ترین مباحث میں سے ہے کہ جس کو پیغمبر اکرم اور ائمہ معصومین (علیہم السلام) کی زبان مبارک سے بیان ہوا ہے، اسلام کے دوسرے تمام فرقے اس سلسلہ میں اتفاق نظر رکھتے ہیں اور احادیث بھی متواتر ہیں۔ لہذا فلسفہ انتظار کو سمجھنے کے لئے یہاں چند سوالات کا بتانا ضروری ہے :

کیا انتظار کا عقیدہ انسان کو اپنی آرزو میں کامیاب بناتا ہے یا نہیں؟

کیا یہ عقیدہ انسان کو اپنے اور معاشرہ کی اصلاح کی دعوت دیتا ہے؟ یا فساد اور گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے؟

کیا یہ عقیدہ انسان کے اندر تحرک ایجاد کرتا ہے یا اس میں انجماد پیدا کردیتا ہے؟

کیا یہ عقیدہ انسان کی ذمہ داری میں مزید اضافہ کرتا ہے یا ذمہ داریوں سے سبک دوش کردیتا ہے؟

کیا یہ عقیدہ انسان کو بیدار کرتا ہے یا غفلت کی نیند سلادیتا ہے؟

اب ان کے جوابات میں یہ بات جاننا ضروری ہے کہ انتظار کی حقیقت کیا ہے؟ انتظار کیوں کریں؟ انتظار کی غرض و غایت کیا ہے؟ انتظار کی اصلی بنیاد کیا ہے؟ و۔۔۔ ان تمام پہلوؤں کو واضح کرنا گنجائش سے باہر ہے،

صرف فلسفہ انتظار کے تین منفی نظریات کی طرف بہت ہی مختصر اشارہ کرتے ہیں ۔

انتظار کے منفی اور انحرافی نظریات :

1۔ صرف ثواب کمانا

عام افراد کے نزدیک انتظار کے معنی یہ ہیں کہ ہم اپنے ذہن میں یہ تصور قائم کر لیں کہ ہمارے امامؑ اس وقت پردہ غیبت میں موجود ہیں اور ایک دن ظہور کریں گے ۔ اس تصور کا دوسرا نام انتظار ہے اور اس تصور پر ہمیں ثواب بھی نصیب ہوگا ۔

2۔ مصلح کا انتظار

فلسفہ انتظار صرف اصلاح کے لئے ہے چونکہ ائمہ معصومینؑ کے روایات میں انتظار کے بارے میں یہ تعبیر بیان ہوئی ہیں کہ یہ دنیا فاسد ہو جائے گی، ہر طرف فساد پھیل جائے گا اور اس فساد کی اصلاح کی ضرورت ہے ۔ اس بناء پر ہم خود اصلاح نہیں کر سکتے ہیں، ہمیں اصلاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے ، خود امامؑ ہی آکر ہماری اور معاشرے کی اصلاح کریں گے ! ۔

3۔ زمین کا ظلم و جور سے بھر جانا

یہ نظریہ ان روایات سے لیا گیا ہے جو حضرت حجت (عج) کے ظہور کے بارے میں آیا ہے : " یملاء الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً ... " یعنی جب حضرت (عج) ظہور فرمائیں گے تو اس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہوگی ۔ یہاں چونکہ ظہور کی شرط ، زمین کا ظلم و ستم سے بھر جانا ہے، جب تک زمین ظلم سے بھر نہیں جاتی وہ تشریف نہیں لائیں گے اس لئے ہم زمین کو فسادظلم و ستم اور نا انصافی سے بھر دیں کیونکہ جتنی جلدی زمین ظلم و ستم سے بھرے گی اتنا ہی جلد ان کا ظہور ہوگا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان روایتوں سے بعض بے خبر اور خود غرض لوگوں نے ایسے نتائج اخذ کئے ہیں جن کی بناء پر اس قسم کی منفی اور انحرافی نظریات وجود میں آگئی ہیں ۔

گذشتہ سوالوں کا ٹھوس جواب

ان چند فوائد اور آثار کے ضمن میں دیا جاسکتا ہے جن کو علماء اور محققین حضرات نے آیات و روایات کی روشنی میں بیان کیا ہے ۔ اس عقیدے کا فائدہ کیا ہے، انسان کی زندگی پر کیا اثرات و فوائد مرتب ہوتے ہیں ؟ انسان کے طرز فکر میں کون سی تبدیلی واقع ہوسکتی ہے ؟ ۔

یہ عقیدہ انسان کو ایک ذمہ دار شخص بناتا ہے ؛

یہ عقیدہ انسان میں ایک جوش و ولولہ پیدا کرتا ہے ؛

یہ عقیدہ انسان کو ایک ایسی قوت عطا کرتا ہے جس سے وہ مشکلات کا ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کر سکے ؛

یہ عقیدہ انسان کو امید دلاتا ہے اور مشکلات و مسائل میں کبھی بھی نا امید نہیں ہوتا ؛

یہ عقیدہ انسان کو صبر و استقامت کا درس دیتا ہے ؛

یہ عقیدہ انسان کو اپنے امام (ع) کے ظہور کے لئے آمادگی کی طرف گامزن کرتا ہے اور ہر قسم کی سستی ، غفلت اور گناہوں سے پرہیز اور معاشرہ میں عدل و انصاف کے قیام کے لئے دعوت دیتا ہے ۔

یہ عقیدہ و۔۔۔ بہت سے فوائد اور آثار رکھتا ہے مگر ان تمام کو یہاں اختصار کی خاطر بیان نہیں کرسکتے ہیں ۔

آسمانی دینوں میں انتظار کا عقیدہ :

حکومت جہانی حضرت امام مہدی(عج) اور اس کے انتظار کا عقیدہ ایک عالمی نظریہ ہے، تمام آسمانی دینوں حتیٰ لادینی مکاتب فکر بھی اس عقیدہ میں مشترک ہیں لیکن اس شخصیت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ وہ شخص کون ہوگا جس کے ہاتھوں عالمی انقلاب وجود میں آئے گا ۔

دین اسلام :

تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آپ کی ذات مقدس حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے خاتم النبیین سے فاطمہ زہرا(س) سے امام حسینؑ کی نسل سے ہیں۔ مسلمان بالخصوص مذہب تشیع میں انتظار یعنی امام زمانہ (عج) کی امامت و ولایت پر، اس کے ظہور پر مضبوط ایمان رکھنا اور ساتھ ہی افراد صالح کے ہاتھوں حکومت جہانی کے آغاز پر عقیدہ رکھنا ہے ۔ اس بناء پر مسلمان قرآن کے واضح وعدوں پر عقیدہ رکھتے ہیں۔ الہی سنت کی یہ خلقت ، دنیا میں خدا کے وعدوں کے مطابق حرکت کر رہی ہے ۔ گرچہ دنیا کے چند روز ظالموں کے فائدہ میں جارہی ہے لیکن ایک دن حکومت جہانی ، صالح اور حق پرست افراد کے ہاتھوں آئے گی اور خدائی قانون کے مطابق پوری دنیا میں عدل و انصاف برقرار ہوگا۔ اب ہم یہاں بطور مختصر آسمانی کتابوں میں چند نمونے ان آیات کا ذکر کرتے ہیں جو آخری زمانے میں حکومت جہانی پاک و صالح افراد زمین کے وارث ہوں گے اور دنیا والے خواہ جس مکتب سے ہوں ، اس منجی عالم بشریت کے ظہور کے لئے لحظہ بہ لحظہ انتظار کر رہے ہیں :

قرآن :

قرآن کی بہت سی آیات مثلاً سورہ توبہ آیت نمبر 32 و 33 ، سورہ نور آیت نمبر ۵۵ ، سورہ غافر آیت نمبر 51 ، سورہ انبیاء آیت نمبر ۱۰۵ و ۱۰۶ ، سورہ قصص آیت نمبر ۴ ، سورہ سجدہ آیت نمبر ۲۸ و ۲۹ ، سورہ صافات آیت نمبر ۱۷۱ و ۱۷۳ ؛ سورہ حج آیت نمبر ۴۱ سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا ایک ایسے دن کی منتظر ہے جس دن پوری دنیا کی حکومت ، پاک و صاف انسانوں کے ہاتھوں آئے گی اور جس دن کا مسلمان شدت سے انتظار کر رہے ہیں وہی امام مہدی (عج) کے قیام کا دن ہے ۔

دین مسیح :

مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ جس شخص کے ہم سب منتظر ہیں وہ جناب مسیحؑ ہیں ۔ یہودیوں کے قتل کے بعد

اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ زندگی دی اور آسمان پر لے گئے تاکہ آخری زمانہ میں انہیں دوبارہ زمین پر بھیج دیا جائے اور ان کے ذریعے ہی وعدہ الہی پورا ہو ۔

انجیل :

انجیل کے بہت سے مقامات پر اس عقیدہ کا ذکر ملتا ہے جن میں سے بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں :

((اور عنقریب جنگوں اور اسکی افواہوں کو سنیں تو کبھی ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے بے صبری کا اظہار کریں، اس لیے کہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں ہے ، لیکن وہ دن وقت تاریخ کا اختتامی زمانہ نہیں)) ؛ ((اپنی کمر کو باندھ لو اور اپنے چراغوں کو روشن رکھو اور رات میں اس طرح رہو جیسے کوئی اپنے مالک کا انتظار کرتا ہے)) ؛ ((کتنے خوش نصیب ہیں وہ افراد جن کا مالک آنے کے بعد ان کو جاگتا ہوا پائے.....)) ؛ ((بس تم بھی تیار رہو کیونکہ انسان کا بیٹا اُس وقت آئے گا جس کے بارے میں تمہیں گمان بھی نہ ہو گا)) ؛ ((مہدیؑ اور عیسیٰؑ دجال اور شیطان کو قتل کریں گے)) ۔ اسی طرح پورا واقعہ جس میں شہادت امام حسینؑ اور ظہور امام مہدی (عج) کا اشارہ کتاب انجیل ، دانیال باب 12 فصل 9 آیت 24 رویان 2 میں موجود ہے)) ۔ ((تم ایسے لوگوں کی طرح رہو جو اپنے آقا کا انتظار کر رہے ہوں)) ۔

زبور :

((آخری زمانہ میں جو انصاف کا مجسمہ انسان آئے گا اس کے سر پر بادل سایہ فگن ہوگا)) ۔

((آخری زمانے میں تمام دُنیا توحید کی ماننے والی ہو جائے گی)) ۔ ((جو آخر زمانے میں آئے گا اس پر آفتاب اترانداز نہ ہو گا)) ۔ ((ان کے ظہور کے بعد ساری دُنیا کے دُکھ مٹا دیئے جائیں گے، ظالم اور منافق ختم کر دیئے جائیں گے ، یہ ظہور کرنے والا کنیز خدا (نرجس خاتون) کا بیٹا ہو گا)) ۔

دین زرتشتی (صابئین)

زرتشتیوں کا عقیدہ یہ ہے: ایک مرد سرزمین نازیان سے جو ہاشم کے ذریت سے ہوگا خروج کرے گا ... ، اپنے جد کے دین اور فراوان لشکر کے ہمراہ ایران کی طرف آئے گا، زمین کو آباد کرے گا اور اسکو عدل سے بھر دے گا ۔ ایک اور جگہ رسول خدا(ص) کی نبوت کی بشارت کے بعد آیا ہے : وہ پیامبر جو خورشید عالم اور شاہ زمان سے معروف ہے اس کی بیٹی کے نسل سے ایک مرد خلافت پر پہنچے گا ، دنیا میں یزدان کی حکم سے حکومت کرے گا، وہ اس پیامبر کا آخری خلیفہ ہے درمیان عالم یعنی مکہ میں، اس کی حکومت تا روز قیامت قائم رہے گی دین زرتشت اپنے تمام تر تحریفات اور نواقص کے باوجود ، مہدویت کے مسئلے کے بارے میں مکمل بحث کی ہے ۔ ان کے ہاں ایک ایسا شخص (سوشیانت) آئندہ ظہور کرے گا اور دین زرتشت کے پیروکاروں کو اہریمنوں کے ظلم و ستم سے نجات دلائے گا اور عدالت کو زمین میں پھیلائے گا ۔ مسٹر جان بی ناس اپنی معروف کتاب میں اس طرح کہتا ہے : ((زرتشتی دین وہ سب سے پہلی مذہب ہے کہ جس نے قیامت کے بارے گفتگو کی ہے اور آخرالزمان کے بارے مکمل بحث کیا ہے)) ۔

دین یہودی :

یہودی قوم کا نظریہ ہے کہ وہ شخص جناب اسحاق کے نسل سے ہوگا ابھی دنیا میں نہیں آیا ہے بعد میں آئے گا؛ چنانچہ توریت کا یہودی مفسر ”حنان ایل“ سفر تکوین نمبر ۱۷ اصحاح نمبر ۲۰ کے ذیل میں لکھتا ہے : اس آیت کے پیشن گوئی سے ۲۳۳۷ سال گزر گئے یہاں تک عرب اسماعیل کی نسل سے ایک عظیم امت کی شکل میں پورے عالم پر غالب آیا ہے کہ جس کے جناب اسماعیل مدّتوں سے منتظر تھے لیکن ذریہ اسحاق میں ہماری گناہوں کی وجہ سے خدائی وعدہ اب تک پورا نہیں ہوا ہے پھر بھی ہمیں اس حتمی وعدے کے پورے ہونے میں ناامید نہیں ہونا چاہیے -

توریت :

((توریت کے سفر انبیاء : مہدی (عج) ظہور کریں گے، عیسیٰ آسمان سے اُتریں گے، دجال کو قتل کریں گے)) ؛ ((اشرار اور ظالموں کی موجودگی سے آزرده خاطر نہ ہو کیونکہ ظالموں کا سلسلہ عنقریب ہی ختم ہو جائے گا اور عدل الہی کے منتظر زمین کے وارث و مالک بن جائیں گے اور قابل لعنت افراد متفرق ہو جائیں گے اور نیک بندے ہی زمین کے مالک ہوں گے اور دنیا کے آخری دور تک وہی آباد رہیں گے)) ؛ ((عہد قدیم (توریت) میں مزامیر داؤد نامی کتاب میں مرقوم ہے کہ خداوند عالم کے معتبر لوگ زمین کے وارث ہوں گے)) -

صیہونیست اور انتظار کا عقیدہ :

امریکا کا مشہور مسیحی مؤلف اپنی کتاب (قاموس المقدس) میں یہودیوں کے انتظار پر عہدے کے متعلق یوں لکھتا ہے : {یہودی نسل در نسل عہد قدیم (توریت) کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی بامشقت طویل تاریخ میں ہر قسم کی ذلتوں ، اذیتوں، رسوائیوں اور شکنجوں کو صرف اس اُمید کے ساتھ برداشت کیا کہ ایک دن مسیحا (منجی یہودیت) آئیں گے اور انہیں ذلت ، خورای ، رنج و مصیبتوں کے گرداب سے نجات دلائیں گے اور ہمیں پوری کائنات کا حاکم بنائیں گے - لیکن اس انتظار سوزان کے بعد جب جناب مسیح اس دنیا میں آئے تو اُن میں کچھ وہ صفتیں نہیں پائیں جن کا مسیحا میں ہونا ضروری سمجھتے تھے؛ چنانچہ انہوں نے ہی اُن کی مخالفت شروع کی یہاں تک ان کو سولی پر چڑھایا اور قتل کیا - پھر کہتا ہے انجیل میں بھی منجی عالم بشریت کو فرزند انسان کے نام سے اسی جگہوں پر پکارا ہے ان میں سے صرف تیس مورد میں حصرت مسیح صدق آتے ہیں باقی پچاس مورد ان پر صدق نہیں آتے بلکہ یہ ایک ایسے مصلح اور منجی جہانی کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے جو آخری زمانہ میں ظہور کریں گے -

یہودی اور مسیحی انیسویں اور بیسویں صدی میں اپنی دیرینہ دشمنی کے باوجود اس نتیجے پر پہنچے کہ منجی ”مسیحا“ کے ظہور کے لئے سیاسی سطح پر زمین ہموار کرنے اور سیاسی پشت پناہی کے طور پر ایک مشترکہ حکومت وجود میں لایا جائے - اس سیاسی طرز فکر کے نتیجے میں اسرائیلی غاصب حکومت فلسطینیوں کے آبائی سر زمین پر وجود میں لائی گئی اور اسی نظریے کے پیچھے امریکا و یورپین ممالک کے سینکڑوں چرچوں اور مسیحی تنظیموں نے اسرائیل کی جارحانہ اور غاصب حکومت کی پشت پناہی بھی کی - اور

۱۹۸۰ عیسوی میں انٹرنیشنل ام بی سی اف کرسچن قدس میں تاسیس ہوئی جس کا اصلی ہدف یوں بتایا گیا (ہم اسرائیلیوں سے زیادہ صہیونیزم کے پابند ہیں اور قدس وہ شہر ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص کرم کیا ہے اور اسے تا ابد اسرائیلیوں کے لیے دیا ہے)۔ اور اس کرسچن سفارت کے اراکین کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر اسرائیل نہیں تو جناب مسیح کے واپسی کا کوئی امکان نہیں ہے چنانچہ اسرائیل کا وجود مسیح منجی عالم کے لیے ضروری ہے۔

یہاں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب یہود اور نصاریٰ عقیدہ انتظار کے سیاسی پہلو کی روشنی میں اپنی دیرینہ دشمنیوں کو بھول کر اسلام اور مسلمین کے خلاف ایک غاصب حکومت وجود میں لا سکتے ہیں تو کیا، ہم مسلمان اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اس حکومت عالمی و الہی نظام کے لیے زمین ہموار نہیں کرسکتے؟! تو آئیں انقلاب اسلامی ایران کا ساتھ دیں۔ امام خمینی (رہ) انتظار کے سیاسی پہلو پر عمل کرتے ہوئے اُس عالمی الہی نظام کے لئے مقدمے کے طور پر اسلامی جمہوریت کو وجود میں لائے۔ اور اس وقت دنیا کے دوسرے مسلمان ممالک میں جہاں انقلاب اسلامی ایران کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی بیداری کی لہر دوڑ رہی ہے، ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں تاکہ اس بابرکت اصلاحی قدم پر قدم رکھتے ہوئے عصر ظہور کیلئے زمینہ فراہم ہوسکے شاید وعدہ الہی کا تحقق نزدیک ہو۔ إنشاء اللہ

نتیجہ :

عالم بشریت کے نجات دہندہ، مہدی موعود، خدا کی آخری حجت، پیغمبر اسلام (ص) کے آخری حقیقی جانشین، زمین کے آخری وارث یعنی امام المنتظر (عج) کے انتظار کا عقیدہ، تمام آسمانی دینوں حتیٰ لادینی مکاتب فکر میں مشترکہ تصور ہے۔ دین اسلام بالخصوص مذہب تشیع میں انتظار کا عقیدہ ضروریات دین میں سے شمار ہوتا ہے، ہماری روایات میں جو علامتیں اور خدوخال متعین کئے ہیں وہ سب سے واضح تر ہیں اور اسے کسی دوسرے دین یا دیگر مکاتب فکر سے نہیں لیا گیا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہم انتظار کے حقیقی معنی سے آشنائی حاصل کرنے کی کوشش کریں، اُسے سیکھنا اور سکھانا، ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

اب ہم اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسا شخص ہی انتظار کے عظیم مراتب پر فائز ہوسکتا ہے جن کے ایمان پختہ ہوں، عقائد مستحکم ہوں، انتظار کے صحیح معنی پر عمل پیرا ہونے والے افراد ہی ان صفات کے مالک بن سکتے ہیں جن کا روایات میں ذکر ہوا ہے۔ انتظار کے فوائد و آثار بہت زیادہ ہیں منجملہ؛ اپنے عقائد کا تحفظ، گناہوں سے پرہیز، رکاوٹوں کو دور اور تاریکیوں سے نجات، غم زدہ، افسردہ دل کو تقویت و امید، نشاط و شادابی تمام مشکلات و مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ، بافضیلت ترین اور کاملترین افراد کے زمرے میں شمول و۔۔۔

.....

منابع :

- 1 - محمد باقر الصدر ، انتظار امام ، نقل از انتظارِ امام مہدی (ع) اور تشیع کا سفرِ علم و دانش ، عاشق قرآن بلاگفا
- 2 - بحار الانوار، ج ۵۲ ، ص ۱۲۲
- 3 - کنزل العمال : ج ۳ ص ۲۷۳ ح ۶۵۰۹
- 4 - غیبت نعمانی، ص ۲۰۰
- 5 - کسی بھی مطلب یا چیز کے موضوع سے مربوط چند بنیادی سوالوں کے جواب سمجھنے کو فلسفہ کہا جاتا ہے
- 6 - mashrabenaab.com
- 7 - مقالہ : امام زمانہ آسمانی کتابوں کی منظر میں shia.com
- 8 - ناصر مکارم شیرازی ، بہار انقلاب ؛ مقالہ انتظار امام مہدی اور تشیع کا سفر علم : erfana.ir
- 9 - کتاب حضرت داؤد زبور ، آیات 4 مرموز 98، نقل از امام زمانہ آسمانی کتابوں کی منظر میں shia.com
- 10 - کتاب صوفیائے پیغمبر ، فصل 3 آیت 9 ، ماخوذ اسی سے
- 11 - کتاب زبور ، مرموز 120، ماخوذ اسی سے
- 12 - صحیفہ تنجاس ، حرف الف ، نقل از امام زمانہ آسمانی کتابوں کی منظر میں shia.com
- 13 - موعود شناسی ص ۱۰۹
- 14 - موعود شناسی ص ۱۰۹
- 15 - تاریخ جامع ادیان ، ص ۳۱۰
- 16 - shia.com
- 17 - مقالہ: انتظارِ امام مہدی (ع) اور تشیع کا سفرِ علم و دانش ، shia.com ؛ erfana.ir
- 18 - قاموس مقدس : مسٹر پاکس ، ص ۸۰۶
- 19 - قاموس مقدس ، ص ۲۱۹ : نقل از کتاب ، وہ آجائے گا ، ص ۳۳

20۔ (الصیہونیۃ فی امریکا) امریکا میں صہونیزیمصہیونیزم: حسن حداد ، مجلہ شؤن فلسطینیہ ش ۹۲ و ۹۳
، ۱۹۹۰؛ رسالہ موعود نمبر ۱۱ ، ص ۱۸۱، بہت کم اختلاف کے ساتھ